ڈاکٹر چشتی مجاہد

جب افغانستان میں امریکی کروز میزائلوں نے قیامت برپا کی!

پاکستان سے چھ سو سے زیادہ امریکی باشندوں اور سفارت کاروں کے اچانک انخلاء کے ساتھ ہی فوجی و سیاسی مبصرین نے اس بات کی پیش گوئیاں شروع کر دی تھیں کہ امریکہ پاکستان یا افغانستان میں کوئی بہت بڑا آپریشن کرنے والا ہے جس کے رد عمل سے بچنے کے لئے امریکی باشندوں کو امریکہ منتقل کیا جا رہا ہے۔ یہ خدشات اور پیشین گوئیاں ۲۰، اگست کی شب پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے دس بجے اس وقت درست ثابت ہوئیں جب کراچی کے قریب بین الاقوامی سمندر کی حدود میں لنگر انداز دو امریکی بحری جنگی جہازوں سے افغانستان کے شہروں خوست اور جلال آباد پر پچاس سے زیادہ ٹام ہاک کروز میزائل داغے گئے۔ ان میں سے سولہ میزائل تو نشانہ پر لگے جب کہ ۲۴ میزائلوں کا پتہ ہی نہیں چل سکا کہ انہوں نے کس علاقہ کو نشانہ بنایا۔ جلال آباد پر پھینکے جانے والے میزائلوں میں سے تو ایک بھی میزائل نشانہ پر نہیں لگا اور سارے کے سارے میزائل ویران پہاڑوں اور بنجر میدانوں میں گرے جس سے کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ خوست پر امریکی میزائلوں کا حملہ اس لحاظ سے کسی حد تک کامیاب رہا کہ چھ کروز میزائل اسامہ بن لادن کے امیر معاویہ کیمپ اور خالد بن ولید کیمپ پر لگے جہاں ۲۶ افغانی، پاکستانی، سوڈانی، عرب مجاہدین ہلاک اور پچاس سے زیادہ زخمی ہوئے البتہ البدر کیمپ جو اسامہ بن لادن کا اصل ٹھکانہ ہے میزائلوں کے اس حملہ میں بالکل محفوظ رہا اور اس طرح امریکہ پانچ کروڑ ڈالر کے پچاس میزائل فائر کرنے کے باوجود اسامہ بن لادن کو نشانہ نہ بنا سکا ویسے بھی اسامہ بن لادن حملے کے وقت خوست میں نہیں تھے بلکہ قندہار میں تھے جہاں انہیں اس حملہ کی اطلاع دی گئی۔ اسامہ کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ انہیں امریکی حملہ کا قبل از وقت پتہ چل گیا تھا اور وہ حملہ سے ۲۴ گھنٹے قبل خوست سے نامعلوم مقام پر منتقل ہو گئے تھے۔ بعد میں اسامہ بن لادن سے ملاقات کے بعد پتہ چلا کہ یہ نامعلوم مقام افغانستان میں طالبان کا ہیڈ کوارٹر قندھار تھا۔

امریکہ کو سب سے زیادہ مطلوب شخص اسامہ بن لادن کا اپنا سیکورٹی سسٹم اور جاسوسی کا اتنا مکمل نظام ہے کہ انہیں امریکہ کے میزائلوں کے حملہ کے بارے میں بروقت پتہ چلنا ہی تھا مگر امریکہ نے جس انداز میں پاکستان سے امریکی باشندوں کے انخلاء کا سلسلہ شروع کیا اس سے امریکہ کی ساری سیکریسی آؤٹ ہو گئی اور سیاسی و دفاعی مبصرین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ امریکہ افغانستان میں کوئی بڑا آپریشن شروع کرنے والا ہے یا پھر وہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنانا چاہتا ہے۔ ۲۰ اگست کی صبح کوئٹہ میں طالبان نے یہ انکشاف کیا کہ امریکہ اگلے ۴۸ گھنٹوں میں افغانستان کے شہر قندھار، خوست، جلال آباد پر کمانڈو ایکشن کرنے والا ہے۔ یہ اطلاع اتنی مصدقہ نظر آتی تھی کہ کئی غیر ملکی صحافی بھی حملے کے بعد خبریں اور تصاویر ارسال کرنے کے لئے کوئٹہ پہنچ گئے۔ ہم نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ غیر ملکی صحافیوں کی طرح جان خطرے میں ڈالتے ہوئے

افغانستان کے اہم شہر اور طالبان کے ہیڈ کوارٹر قندھار کا رخ کیا جائے۔

سات گھنٹوں کے تھکا دینے والے سفر کے بعد جب رات گیارہ بجے ہم قندھار پہنچے تو افغانستان کے ممتاز سفارتکار موجودہ وزیر حج اور افغان حکومت کے سرکاری ترجمان مولانا اخوندزادہ وکیل احمد متوکل نے بتایا کہ خوست سے کچھ اچھی خبریں موصول نہیں ہوئی ہیں۔ وہاں تو مجاہدین کے اسلحہ کے ذخیرہ میں دھماکہ ہوا ہے یا پھر کسی مخالف گروپ نے اسامہ بن لادن کے کیمپوں پر حملہ کیا ہے۔ مگر ایک ہی گھنٹے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ یہ کوئی اندرونی کارروائی نہیں بلکہ امریکہ کے چھ کروز میزائلوں کا خوست میں اسامہ بن لادن کے تربیتی کیمپوں پر حملہ تھا۔

اس حملہ سے ایک دن قبل امریکی وزیر خارجہ میڈیلین البرائٹ نے طالبان رہنماؤں سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ انہیں مطلوب اسامہ بن لادن ان کے حوالے کر دیں اس کے جواب میں ہم نہ صرف طالبان کو تسلیم کر لیں گے بلکہ اس کے لئے خصوصی مالی و ترقیاتی پیکج کا اعلان کریں گے مگر اس کے جواب میں افغانستان کے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے یہ اعلان کیا کہ وہ قربان ہو جائیں گے مگر اسامہ بن لادن کو امریکہ یا کسی دوسرے ملک کے حوالے نہیں کریں گے۔ اسامہ ہمارے مہمان ہیں۔ ان کی ہر قیمت پر حفاظت کریں گے۔ خواہ اس کے لئے اپنا خون ہی کیوں نہ بہانا پڑے۔ ملا محمد عمر کا کہنا تھا کہ ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ اسامہ بن لادن افغان سرزمین پر رہ کر کبھی بھی کسی قابل اعتراض سرگرمی میں ملوث ہوئے نہ آئندہ ہوں گے۔ امریکی ادارے اور خفیہ ایجنسیاں اپنی ناکامیاں چھپانے کے لئے اسامہ پر الزام لگا رہے ہیں ہم امریکہ یا کسی بھی ملک کو اسامہ کے بے گناہ ہونے کی یقین دہانی کرانے کو تیار ہیں۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کے اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کو ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے کہ امریکہ نے کروز میزائلوں کے ذریعے افغانستان کے دو علاقوں خوست اور جلال آباد کو نشانہ بنایا رات کی تاریکی میں جب امریکی میزائل خوست پر آکر گرے تو ابتداء میں یہ سمجھا گیا کہ اسلحہ کے کسی ذخیرے میں آگ لگ گئی ہے یا پھر کسی مخالف گروپ نے حملہ کر دیا ہے۔ جب کہ چند مجاہدین اسے ہوائی حملہ قرار دے رہے تھے۔ سی این این اور دوسری ایجنسیوں نے بھی ابتداء میں افغانستان پر فضائی حملوں کی اطلاع دی اور بعد میں پاکستانی وقت کے مطابق رات ڈھائی بجے اسے فضائی حملے کی بجائے میزائلوں سے حملہ قرار دیا گیا۔ دراصل ٹام ہاک کروز میزائلوں کے پروں کی لمبائی نو فٹ آٹھ انچ ہے اور زمین پر سیٹ ہونے سے قبل اسے جس نے بھی دیکھا اسے ہوائی جہاز ہی تصور کیا یہ بات بھی اب ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ یہ میزائل بحیرہ عرب کے بین الاقوامی سمندری حدود میں لنگرانداز امریکی بحری جہازوں سے داغے گئے اور انہوں نے بلوچستان کے علاقے چاغی کے اوپر سے گزرتے ہوئے خوست اور دوسرے افغان علاقوں کو اپنا نشانہ بنایا۔

قندھار میں اگرچہ رات کا ایک بجا تھا اور افغانستان کا یہ شہر جس کے ایک ایک مکان پر گولیوں کی بوچھاڑ کے نشان نظر آتے ہیں شہر میں ایک بھی سڑک پختہ نہیں اس شہر کی سڑکیں، گلیاں نماز عشاء کے

بعد ویران ہو جاتی ہیں۔ افغانستان پر امریکی حملہ کی خبر آگ کی طرح پورے شہر میں پھیل گئی اور صبح ہوتے ہی لوگ سڑکوں پر بڑے بڑے بینرز اور پرچم لئے نکل آئے جن پر امریکہ، ایران، روس کے خلاف نعرے درج تھے۔ لوگ امریکہ مردہ باد۔ زانی کلنٹن مردہ باد اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہ سارے مظاہرین احمد شاہ ابدالی جسے یہاں احمد شاہ بابا کہا جاتا ہے اس کے مقبرے کے سامنے عید گاہ دروازے کے قریب جمع ہوئے اور قندھار کی تاریخ کے اس سب سے بڑے مظاہرہ کے ہزاروں نفر کا۔ گورنر ہاؤس چوک شہیداں، ہر بازار، کابل کے دروازہ سے ہوتے ہوئے عید گاہ چوک پر ایک جلسہ کی صورت اختیار کر گئے افغانستان میں کسی جلسہ و جلوس، افغان رہنماؤں کی تصاویر اتارنے کی بالکل اجازت نہیں ہے اور کسی جلسہ و جلوس کی تصاویر کھینچنا تو جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اسی طرح افغانستان میں ٹیلی ویژن پر مکمل پابندی ہے اور علامت کے طور پر کھمبوں سے ٹیلی ویژن سیٹ بندھے نظر آتے ہیں۔ ہر شخص پر داڑھی رکھنے کی پابندی ہے۔ ہم نے افغانستان میں تین دن قیام کے دوران ایک بھی شخص بغیر داڑھی کے نہیں دیکھا۔ مظاہرین نے جب بغیر داڑھی کے اور فوٹو گرافی کرتے ہوئے پاکستانی صحافیوں کو دیکھا تو انہیں امریکی و ایرانی سمجھ کر حملہ کر دیا اور انہیں زدوکوب کرنے کی کوشش کی۔

تاہم طالبان کا اتنا کنٹرول ہے کہ ایک طالب ننھی منی چھڑی سے مظاہرین کو ایسا کرنے سے روکتا ہے اور سب لوگ رک جاتے ہیں اسی طرح خوست میں صحافیوں کو جانے اور فوٹو گرافی کی اجازت نہیں دی گئی۔ جس کا اگر دیکھا جائے تو افغان حکومت اور طالبان ہی کو نقصان ہے آج کا دور میڈیا کے ذریعے جنگ کا دور ہے اور اگر طالبان میڈیا کو خوست میں ہونے والے نقصانات کی کوریج کرنے دیتے تو اس سے یقیناً امریکہ کے خلاف عالمی رائے عامہ میں مزید اضافہ ہوتا۔ امریکہ کے خلاف قندھار میں ہونے والے اس مظاہرہ میں لوگوں نے افغانستان کے امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد سے ایران اور امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا تا کہ انہیں بھی روس کی طرح سبق سکھایا جا سکے۔ اس موقع پر جلسہ سے حاجی شیر آغا خان، مولوی عبد الصمد اور حاجی سیف الدین خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغان عوام اپنی سرزمین پر کسی بھی بیرونی فوجی و سیاسی مداخلت کی اجازت نہیں دیں گے اور افغانستان کی جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ امریکہ نے اگر دوبارہ افغانستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا تو افغان عوام اس کا منہ توڑ جواب دیں گے اسے افغان عوام سے دشمنی کا بھرپور جواب مل جائے گا آئندہ جارحیت کی ذمہ داری امریکہ کی اقوام متحدہ خصوصاً سلامتی کونسل پر ہوگی۔

امریکی میزائلوں کے حملے کے بعد طالبان کے سپریم لیڈر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کا کہنا تھا کہ یہ اسامہ بن لادن کے خلاف آپریشن نہیں بلکہ مظلوم افغان عوام کے خلاف منظم سازش اور ان سے دشمنی ہے۔ ہم کسی صورت اسامہ بن لادن کو امریکی حکام کے سپرد نہیں کریں گے اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنا افغان

اور ایمانی غیرت کے خلاف ہے۔ افغانستان کا کوئی فرد یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اسامہ کو امریکہ کے سپرد کیا جائے۔ حملے کے اگلے روز افغان حکومت کے ترجمان اخوند زادہ مولوی وکیل احمد المتوکل نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسامہ بن لادن سمیت تمام امور پر امریکہ سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ امریکہ کی بھول ہے کہ وہ بزور شمشیر ہمیں جھکائے گا۔ انہوں نے کہا امریکہ کا یہ خیال ہے کہ حالیہ بم دھماکوں میں اسامہ بن لادن ملوث ہیں حالانکہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد اور خود اسامہ اس کی بھرپور تردید کر چکے ہیں مگر امریکہ بضد ہے کہ بموں کے دھماکوں میں اسامہ ہی ملوث ہے۔ مولوی وکیل احمد المتوکل کا کہنا تھا کہ افغان حکومت نے اسامہ بن لادن سے گارنٹی لی ہے کہ وہ دہشت گردی یا کسی دوسرے ملک کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا انہوں نے کہا کہ ہمارا امریکہ کے ساتھ ایسا کوئی تحریری معاہدہ نہیں ہے کہ جس کے تحت ہم اسامہ بن لادن یا کسی دوسرے مطلوب شخص کو اس کے حوالے کریں بلکہ یہ سی آئی اے کی ناکامی ہے کہ اسے اب تک یہ پتہ ہی نہیں چل سکا کہ بم دھماکوں میں کون ملوث ہے۔

افغانستان پر میزائلوں سے یہ حملہ صرف اور صرف اسامہ بن لادن کی گرفتاری اور اس کے کیمپوں کو تباہ کرنے کی غرض سے ہوا جس میں امریکہ جیسی سپر قوت کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اس سلسلے میں حملہ کے بعد ہم نے دورہ افغانستان کے دوران اسامہ بن لادن سے رابطہ کیا۔ اسامہ سے ملنا کوئی آسان بات نہیں بلکہ ناممکن کو ممکن بنانا ہے ایک تو اسامہ بن لادن کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اور موجودہ صورتحال میں تو وہ دنوں نہیں بلکہ گھنٹوں کے حساب سے اپنا ٹھکانہ تبدیل کرتے ہیں۔ اسامہ بن لادن جن کے زبردست حفاظتی اقدامات ہیں، ان کے ٹھکانے کے گرد اینٹی ایئر کرافٹ گن، میزائل اور سینکڑوں پہرے دار نظر آتے ہیں جن میں عرب باشندوں کی اکثریت ہے۔ اسامہ بن لادن سے جب ان کے خفیہ ٹھکانہ پر کہ جس کی یہاں نشاندہی نہیں کی جا سکتی جب افغان رہنماؤں کی کاوشوں کے نتیجہ میں دس منٹ کی مختصر ملاقات ہوئی تو انہوں نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ اسامہ بن لادن بہترین انگریزی اور پشتو بولتے ہیں۔ مگر وہ عربی ہی میں گفتگو کرتے ہیں۔

اس ملاقات کے دوران اسامہ بن لادن کا کہنا تھا کہ مجھے امریکی حملہ کا اسی وقت پتہ چل گیا تھا جب اس سلسلے میں ابتدائی بات چیت ہو رہی تھی اور معاملات طے ہو رہے تھے۔ ہمارے ٹھکانے تباہ کئے جا سکتے ہیں مگر مجھے ہلاک یا گرفتار کرنے کا منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہم امریکی حملوں کا بدلہ لیں گے ہم نے خطروں سے کھیلنا سیکھ لیا ہے۔ افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملے، جارحیت ہیں لیکن یہ حملے مسلمانوں کے عزم و حوصلوں کو نہیں دبا سکتے۔ روس نے بھی دس سال بمباری کر کے دیکھ لیا دنیا کی کوئی طاقت ہمیں جہاد سے نہیں روک سکتی ہم نہ تو میزائل حملوں سے ڈرنے والے ہیں اور نہ ان دھمکیوں اور جارحانہ اقدامات سے ڈریں گے۔ اب امریکہ ہمارا دشمن نمبر ایک ہے۔ انہوں نے امریکہ کو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد قرار دیا اور مسلم ممالک کو امریکہ سے تعلقات ختم کرنے پر زور دیا۔

بہرحال اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ امریکی میزائلوں کے حملے افغان عوام کے حوصلے پست نہیں کرسکے ہیں بلکہ افغان عوام امریکہ کی جانب سے میزائلوں کے مزید حملوں کی توقع کررہے ہیں اور طالبان کا یہ کہنا ہے کہ امریکہ اب قندھار کو نشانہ بنا سکتا ہے کیونکہ پانچ کروڑ ڈالر کے کروز میزائل داغنے کے بعد اسامہ بن لادن کی گرفتاری امریکی حکومت کے لئے سب سے اہم ٹاسک بن چکا ہے بلکہ امریکہ اسامہ بن لادن کو ان کے تین ساتھیوں سمیت گرفتار کرنا چاہتا ہے۔

جن میں مصر کے جہاد گروپ کے ایمن الضواہری، مصر کے سابق صدر انور سادات کے قتل کے الزام میں جیل میں رہنے والے رفاعی احمد طلحہ عرف ابو یاسر اور سوڈان کے مصطفیٰ حمزہ شامل ہیں۔

افغان اور سوڈان پر ۲۰/اگست کو داغے جانے والے ٹام ہاک کروز میزائل کا شمار دنیا کے جدید ترین اسلحہ میں ہوتا ہے۔ ٹام ہاک کروز میزائل جو بحری جہاز اور آبدوزوں پر نصب کئے جاتے ہیں اور اپنی انتہائی نیچی پرواز کے باعث ریڈار پر بھی نظر نہیں آتے، ان کی تیاری کا سلسلہ ۱۹۸۶ء میں شروع ہوا۔ امریکی ریاست ایری زونا کے شہر ٹسکون کی ہوگس میزائل کمپنی نے یہ میزائل بنانا شروع کیا جب کہ اس کا ٹربو انجن ولیم انٹرنیشنل کمپنی تیار کررہی ہے۔ ایک ٹام ہاک کروز میزائل پر سات لاکھ پچاس ہزار سے دس لاکھ ڈالر تک لاگت آتی ہے۔ بیس فٹ چھے انچ لمبا یہ میزائل جس کا قطر ۲۰۴ انچ اور وزن ۱۴۴۰ کلو گرام ہے۔ ۷۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتا ہے اور اس کا کمپیوٹرائزڈ گائیڈڈ نظام اسے سامنے آنے والی رکاوٹوں اور زمینی اونچ نیچ کے مطابق پرواز میں مدد دیتا ہے۔ کروز میزائل ایک ہزار پونڈ وزنی وارہیڈ لے جا سکتا ہے۔ افغانستان پر جن میزائلوں سے حملہ کیا گیا وہ کلسٹر بموں سے لیس تھے جو چھتری کی طرح بکھر کر زیادہ علاقے کو متاثر کرتے اور تباہی مچاتے ہیں۔

(ہفت روزہ اخبارِ جہاں۔ ۳۱ اگست تا ۶، ستمبر ۱۹۹۸ء)

مجاہدِ ختم نبوت رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد علی جالندھری

ایک عالم باعمل اور مجاہد وجفاکش مبلغ کی سیرت وسوانح

مؤلف: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی مرحوم

مقدمہ: شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

قیمت =/۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان